# THE
# SENATE OF PAKISTAN
# DEBATES

*OFFICIAL REPORT*

Monday, January 21, 2013
(90th Session)
Volume II, No.01
(Nos.01-11)

## CONTENTS


| | | Pages |
|---|---|---|
| 1. | Recitation from the Holy Quran...………...…………. | 1 |
| 2. | Panel of Presiding Officers……………………………. | 2 |
| 3. | Oath taking by a new Member………………………. | 2 |
| 4. | Leave of Absence……………………………………… | 2 |
| 5. | Condolence Resolution on the sad demise of former Senator Qazi Hussain Ahmed ………………………… | 3-5 |
| 6. | Point of Order: Imposition of Governor's Rule in Balochistan ……………………………..……………. | 6-11 |
| 7. | Commenced Resolution: | |
| | i. Need for Performance based Financial Audit in Power Distribution Companies …………. | 12-19 |
| | ii. Setting up of Orphanage in Islamabad. ……. | 20-21 |
| 8. | Resolution: | |
| | i. To Recommend the name of Shaheed Bashir Ahmed Bilour for Nobel Peace Prize Award.. | 22 |
| | ii. To Provide Housing Facilities to all Federal Government Employees Through PHA…….. | 23-24 |
| 9. | Privilege Motion: Misbehaviour of Political Agent…… | 25-26 |
| 10. | Points of order: | |
| | iii. Permission for Drone Attacks on Pakistan…… | 27-31 |
| | iv. Plan to Dissolve Election Commission and Postpone Election……………………………. | 32-46 |



*Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.*

**Volume II** **SP. II(01)/2013**
No.01 15

# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

Monday, January 21, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

-----------------

## RECITATION FROM THE HOLY QURAN

-----------------

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ
دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

ترجمہ: آیا وہ شخص جو اللہ کی رضا کا تابع ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو غضب الٰہی کا مستحق ہوا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیسی وہ بری جگہ ہے۔ اللہ کے ہاں لوگوں کے مختلف درجے ہیں اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور دانش سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

(سورۃ آل عمران: آیات 162 تا 164)

## Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following members in order of precedence to form Panel of Presiding Officers for the 90th session of the Senate of Pakistan:-

i) Senator Ahmed Hassan
ii) Senator Dr. Muhammad Farogh Naseem
iii) Senator Malik Muhammad Rafique Rajwana

## Oath taking by a new Member

Now I call upon Mir Muhammad Yousaf Badini member elect to come here and take oath.

*(At this occasion Mir Muhammad Yousaf Badini took oath)*

## Leave of Absence

Mr. Chairman: Leave applications.

جناب کریم احمد خواجہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر 88th Session کے دوران مورخہ 21 دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ہیمن داس صاحب ملک سے باہر ہونے کی بنا پر گزشتہ 89th Session میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اُس مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: حاجی محمد عدیل صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 21 جنوری

اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

**جناب چیئرمین:** حاجی غلام احمد بلور صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبیعت کی بنا پر آج مورخہ 21 جنوری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

## Condolence Resolution

## The sad demise of former Senator Qazi Hussain Ahmed

Mr. Chairman: There is a condolence resolution, Jahangir Bader *Sahib*.

Senator Muhammad Jahangir Bader (Leader of the House): Thank you Mr. Chairman.

"This House expresses its profound grief and shock on the sad demise of ex-senator Qazi Hussain Ahmed, who expired on 6th January, 2013.

Late Senator Qazi Hussain Ahmed was a seasoned politician and prolific religious scholar. He remained Ameer *Jamat-e-Islami* for 22 long years from 1987 to 2009. He played pivotal role in formation of the religious parties' alliance "*Muttahida Majlis-e-Amal*" and served as its Chief after the death of Maulana Shah Ahmad Noorani.

He was elected to the Senate in 1985 and again in 1991 from the province of NWFP (now Khyber Pakhtunkhawa). He also remained member of the National Assembly of Pakistan from 2002-2007. He made useful contributions to the discussions in the Senate and rendered invaluable services for promoting egalitarian aspects of

legislations. Services rendered by him would long be remembered.

We pray to Almighty Allah to shower His infinite blessings on the departed soul. May his soul rest in eternal peace and may Allah give his family strength and fortitude to bear this irreparable loss”. A copy of the resolution may be sent to the bereaved family.

**جناب چیئرمین:** ڈار صاحب! آپ اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

**سینیٹر محمد اسحاق ڈار** (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! اس resolution کو jointly treat کیا جائے، both from the Treasury and Opposition Benches and it’s a joint resolution.

**Mr. Chairman:** It has been adopted unanimously. فاتحہ سے پہلے any member from the House who would like to speak on this? جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

**سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں محترم قاضی حسین احمد صاحب کی وفات کو نہ صرف پاکستان بلکہ عالمِ اسلام کا ایک بہت بڑا المیہ قرار دیتا ہوں۔ قاضی صاحب نے انتہائی کامیاب زندگی گزاری۔ میں نے ان کے ساتھ بیرونی ممالک کے سفر بھی کیے، ہم نے بین الاقوامی conferences میں اکٹھے خطاب بھی کیا، میں نے دیکھا کہ جہاں اسلام اور مسلمانوں کے مفادات اور ان کے interest کا تعلق ہوتا تھا اس کے لیے وہ بڑی سے بڑی طاقت کو بھی خاطر میں نہیں لائے، ہمیشہ حق کی بات کی اور ملک کے اندر بھی ان کی ایک بڑی جاندار آواز تھی۔ ان کے تعلقات ہر جماعت کے لوگوں کے ساتھ تھے اور ان کا بڑا احترام کیا جاتا تھا۔ قاضی صاحب بنیادی طور پر ایک activist تھے اور وہ بنیادی حقوق کے بڑے داعی تھے۔ وہ اسلام کے ان اصولوں کو جو اسلام کی صحیح spirit ہے، انہیں آگے لانے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک مرتبہ بیروت میں ایک بین الاقوامی کانفرنس میں گیا تو میں نے وہاں دیکھا کہ حکومت کے لوگ بھی اور حسن نصر اللہ نے بھی قاضی صاحب کا بے حد احترام کیا، وہ پاکستان

کے لیے اس لحاظ سے ایک asset تھے۔ مصر میں ان کا احترام کیا جاتا تھا، ترکی میں ان کا احترام کیا جاتا تھا، Syria میں میں نے دیکھا کہ قاضی صاحب کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ انگلینڈ میں بین الاقوامی مذاہب کی ایک کانفرنس تھی، اس میں بھی میں نے اور قاضی صاحب نے اکٹھے participate کیا۔ وہاں قاضی صاحب نے یہ بات برملا کہی کہ اگر ہم اپنے حقوق کے لیے کوئی بات کرتے ہیں تو وہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہے بلکہ ہم دنیا کے ہر مذہب کا احترام کرتے ہیں اور اس کے ماننے والوں کا اتنا ہی حق تصور کرتے ہیں جتنا ہم اپنا حق تصور کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ پاکستان کے لیے بھی اور بیرونِ پاکستان بھی بہت بڑے asset تھے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

**جناب چیئرمین:** میر نصیر مینگل صاحب۔

**میر محمد نصیر مینگل (مشیر برائے وزیراعظم):** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قاضی صاحب مرحوم ایک عظیم شخصیت تھے۔ ہماری ان سے ہمیشہ ملاقاتیں ہوتی رہتی تھیں، سیاسی طور پر وہ ہماری رہنمائی کرتے تھے، ہم نے ان کی صحبت سے کافی فائدہ اٹھایا۔ ان کے خلا کو پورا کرنا بہت مشکل ہے، وہ بلوچستان کے interior علاقوں میں کاروانِ محبت کے قافلے کو لائے۔ وہ بلوچستان یا پاکستان کے ہر مسئلے پر ہمیں اعتماد میں لیتے تھے اور اظہارِ خیال کرتے تھے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ساتھ ہی ہمارے ایک دوست ولی محمد بادینی صاحب وفات پا گئے تھے جن کا ہمیں بہت افسوس ہے۔ ان کے بیٹے نے آج حلف اٹھایا۔ یہ ان کی دیرینہ خواہش تھی کہ ان کا بیٹا ان کی نشست پر آجائے۔ یہ انہوں نے مجھ سے ایک ہفتہ پہلے discuss کیا تھا۔ آج ہمیں خوشی ہے کہ ان کے بیٹے ان کی سیٹ پر آگئے ہیں۔ میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ بھی ان کے نقش قدم پر چلیں اور جو روایات انہوں نے چھوڑی ہیں یا جس طرح انہوں نے پاکستان اور بلوچستان کی خدمت کی ہے اس طرح ان کے بیٹے کو بھی اللہ خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ، جناب صالح شاہ صاحب فاتحہ خوانی کر لیں۔

(اس مرحلے پر قاضی حسین احمد صاحب مرحوم کے لیے ہاؤس میں فاتحہ خوانی کی گئی)

**جناب چیئرمین:** جناب مولانا شیرانی صاحب۔

## Point of Order

## Imposition of Governor's Rule in Balochistan

**سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی:** شکریہ جناب چیئرمین۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ ایک اہم مسئلے پر Point of Order پر بات کرنے کی آپ نے مجھے اجازت دی۔ جیسا کہ آپ سب حضرات کو معلوم ہے کہ 14 جنوری رات کے ڈیڑھ یا دو بجے کے قریب بلوچستان میں دوبارہ پیپلز پارٹی کے دوران حکومت میں ہنگامی حالت کا نفاذ کر کے گورنر راج نافذ کیا گیا۔ جیسا کہ آپ سب حضرات کو پتا ہے کہ تاثر تو یہ دیا گیا تھا کہ اندرونی خلفشار کی وجہ سے گورنر راج نافذ کیا جاتا ہے جبکہ اس کے لیے آئین میں Article 232 موجود ہے جس میں اس کے لیے تین بنیادی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جنگ کا خطرہ ہو یا بیرونی ممالک کی جارحیت ہو اور یا پھر اندرونی خلفشار ہو۔ اگر جنگ یا بیرونی جارحیت کی بنیاد پر ہو تو میرے خیال میں ڈرون حملے تو بیرونی جارحیت ہیں۔ ایبٹ آباد کا جو معاملہ پیش آیا جس میں کہا گیا کہ چار گھنٹے کا آپریشن ہوا اور ہمیں کوئی پتا نہیں چلا۔ جی ایچ کیو پر حملہ ہوا، کامرہ ایئر بیس پر حملہ ہوا اور مہران پر جو حملہ ہوا ان کے بارے میں تو کسی کو کوئی گزند نہیں پہنچی اور پھر آپ کو معلوم ہے کہ اگر اندرونی خلفشار ہو تو صوبائی اسمبلی میں قرارداد پیش کرنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ خود صدر پاکستان کے پاس قرارداد پاس کر کے بھیجیں، مگر یہ نہیں ہوا۔ تاثر تو یہ دیا گیا کہ اندرونی خلفشار ہے اور اندرونی خلفشار کا آپ کو پتا ہے کہ ایک صوبے میں انڈسٹری میں کوئی ساڑھے تین سو لوگوں کو آگ میں جلایا گیا اس بنیاد پر کہ بھتہ نہیں دیا گیا۔ اس پر تو کسی نے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا۔

میرے پاس وہ تمام تفصیلات موجود ہیں کہ تمام مواقع پر کیا کیا ہوا ہے۔ میرے خیال میں آپ حضرات کو بخوبی علم ہو گا کہ اسلام آباد میں ڈنمارک کے سفارت خانے پر دو جون کو خود کش حملہ ہوا۔ میلوڈی مارکیٹ میں چھ جون کو خود کش حملہ ہوا جس میں اکیس لوگ مر گئے اور چالیس زخمی ہوئے۔ واہ کینٹ میں 21 اگست 2008 کو خود کش حملہ ہوا اور وہاں پر 72 افراد ہلاک ہوئے۔ یہ تفصیل بہت لمبی ہے۔ اگر کبھی آپ نے مجھے موقع دیا تو میں صوبوں اور مرکز میں اور فاٹا میں ہونے والے واقعات کی وہ تمام تفاصیل بیان کروں گا، لیکن اس کے خلاف تو کسی نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ جہاں تک ہزاروں لوگوں کا قتل ہے وہ تو یقیناً افسوس کا مقام ہے اور ہماری مکمل ہمدردیاں متاثرین کے ساتھ ہیں لیکن ہزارہ لوگوں کا قتل نہ تو نسلی اور قومی جھگڑا ہے اور نہ ہی فرقہ واریت کا جھگڑا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ

تین ایسے ممالک ہیں بشمول پاکستان جن میں بعض ہمارے ہمسایہ ہیں، بعض ہمارے دوست ہیں۔ جب تک ان ممالک کے intelligence اداروں کے سربراہوں کی آپس میں نشست نہیں ہوگی تو ہزاروں کا قتلِ عام، جو ان کی ایک بین الاقوامی game ہے، تب تک میرے خیال میں وہ کبھی بھی بند نہیں ہوگا۔

میں سمجھتا ہوں کہ سیاسی حکومت کو برطرف تو کیا جاتا ہے لیکن انتظامی سربراہ جو آئی جی پولیس اور چیف سیکرٹری ہیں وہ تو بحال ہیں۔ یہی ایف سی جس کو پولیس کا اختیار دیا گیا ہے اس کو ہمارے دور میں بھی اختیار دیا گیا تھا لیکن نہ تو ایف سی بدلی ہے اور نہ اختیار میں اضافہ ہوا ہے تو پھر وہ کیا تبدیلی لاسکیں گے جبکہ ہم نے حکومت اور محترم وزیراعظم صاحب کو پیش کش کی کہ اگر آپ حکومت بدلنا چاہتے ہیں تو توہین کے ذریعے سے نہیں، جمہوری راستے سے ہٹ کر نہیں، آئینی راستوں کو پامال کر کے نہیں بلکہ ہم بشمول وزیراعلیٰ تمام کابینہ کے ارکان آپ کو استعفیٰ پیش کرتے ہیں اور اس طرح جمہوری طریقے سے حکومت ختم ہوجائے گی۔ آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم دوبارہ اسمبلی کا اجلاس بلائیں اور پھر نئی حکومت کی تشکیل کریں۔ یہ ایک جمہوری راستا تھا۔ ہم ہمیشہ سے تصادم کی سیاست اور تصادم کی پالیسی نہیں اپناتے۔ ہم کہتے ہیں کہ سیاست سمجھنے اور سمجھانے کا عمل ہے اور ہم نے ایک بہت بڑا راستا دیا۔

یہ جو Article 234 کے تابع ہنگامی حالت نافذ کی گئی ہے اور گورنر راج نافذ کیا گیا ہے، آپ سب کو پتا ہے اور آپ اس ہاؤس کے معزز ارکان ہیں کہ Article 234 کے تابع انتظامی بدنظمی ہے اور اس انتظامی بدنظمی سے نمٹنے کے لیے دو طریقے ہوتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ یا تو گورنر صدر صاحب کو رپورٹ پیش کرے جبکہ مجھے نہیں پتا کہ اس سے پہلے گورنر صاحب نے کوئی رپورٹ پیش کی ہو۔ اس کے بعد آئین کے مطابق طریقہ ہے کہ گورنر صوبائی حکومت کو وقتاً فوقتاً ہدایات دے کہ آپ فلاں article کی خلاف ورزی کر رہے ہیں تاکہ صوبائی حکومت کو ہدایات ملنے کی صورت میں وہ اپنی اصلاح کی کوئی سبیل نکالے۔ اس کیس میں نہ تو صوبائی حکومت کے پاس اس قسم کی کوئی ہدایات پہنچی ہیں اور نہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ اس سے پہلے گورنر صاحب نے کوئی رپورٹ پیش کی ہو۔

دوسری صورت یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوان یعنی سینیٹ اور قومی اسمبلی الگ الگ صوبائی حکومت کے بارے میں قرارداد پاس کریں لیکن ایسا بھی نہیں ہوا۔ لہٰذا اس کا معنی یہ ہوگا کہ Article 234 کو، جو بیسویں ترمیم کے تابع آئینی اور جمہوری طریقوں سے انتقالِ اقتدار کا article

ہے، اس کے تحت فیصلہ ہو تا کہ نگران حکومت کی تشکیل ہو اور انتقال اقتدار جمہوری طریقے سے ہو۔ پھر آئین کا Article 234 اس article پر عمل درآمد کا راستا روکنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے حالانکہ آئین کی روح یہ ہے کہ آئین کا ایک article دوسرے article کے لیے معاون ثابت ہوتا ہے اور اگر آئین کے ایک article کو آئین کے دوسرے article پر عمل درآمد کا روک بنایا جائے تو یہ آئین کی پامالی ہوتی ہے اور اس کی روح کی مخالفت ہوتی ہے۔ جمہوری روایات یہ ہیں کہ جمہور پر جمہوری نمائندوں کو اقتدار اور حاکمیت کا حق حاصل ہے۔ بے شک آنے والے الیکشن میں اگر عوام کسی پر اعتماد کرکے اس کو آگے لاتے ہیں تو چشم ماروشن دل ماشاد، لیکن جب تک پبلک اور جمہور کی نمائندگی کسی کے ساتھ ہو اور اس کو اس حق سے محروم کیا جائے تو ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کی تاریخ میں ایک اور باب کا اضافہ ہو جائے کہ بلوچستان میں ایک منتخب نمائندہ حکومت کو 1973 میں پیپلز پارٹی نے ہٹایا تھا۔ 1990 میں جب نواب اکبر خان مرحوم کی اکثریت کو اقلیت سے بدلنا تھا تب بھی گورنر راج نافذ کیا گیا اور آج 2013 میں جب ایک جمہوری نمائندہ حکومت موجود ہے تو اس کو بھی برطرف کیا جائے اور ہنگامی حالت نافذ کرکے گورنر راج نافذ کیا جائے۔ گورنر راج کا نام تو ہو جائے گا، ادارے بھی یہی ہوں گے، گورنر بھی وہی ہو گا، چیف سیکرٹری بھی وہی ہو گا، IG Police بھی وہی ہو گا، FC وہی ہو گی، پولیس کا محکمہ وہی ہو گا اور اختیارات بھی وہی ہوں گے تو تبدیلی کیا آئے گی سوائے اس کے کہ ایک بدنامی ہو گی۔ اس طرح بلوچستان کے عوام کی رائے اور مینڈیٹ کی ایک ذلت ہو گی۔

ہم پورے ہاؤس اور بالخصوص صدر صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کرتے ہیں کہ Article 236 کے تابع اس کو اختیار ہے کہ وہ اس فرمان کو واپس لیں اور ظاہر بات ہے کہ یہ عمل پھر کسی عدالت میں challengeable بھی نہیں ہے۔ ہم اس پورے ہاؤس کی وساطت سے اور ہم ان تمام جمہوریت پسند جماعتوں، قوتوں اور افراد سے چاہے وہ آزاد ہوں، چاہے وہ فاٹا کے ہوں، چاہے ان کا تعلق کسی بھی سیاسی جماعت سے ہو، حتیٰ کے ان کا تعلق اگر پیپلز پارٹی سے ہے تو ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کے ارکان ہمارے اس جائز، جمہوری اور آئینی مطالبے کی حمایت نہ کرتے ہوں۔ ہم اس تمام ہاؤس کے ارکان کی توسط سے اور آپ کی Chair کے توسط سے صدر صاحب کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ ایک اور سیاہ باب کا پیپلز پارٹی کی تاریخ میں اضافہ کرنے کی بجائے ایک روشن باب Article 236 کے تابع کھول دیا جائے۔ آپ کی بہت بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: جناب ظفر علی شاہ صاحب! آپ بھی اس issue پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ میں نے Business Advisory Committee میں عرض کیا تھا کہ ایجنڈے کے items کو ہمیں لینے دیں اس کے بعد آپ کو points of order پر ضرور موقع دیں گے۔ If there is any urgency, if somebody is striking at the gates of the Parliament then certainly, I would allow a point of order on that but when we have got the agenda items over here تو شاہ صاحب میری request ہو گی کہ let's complete that agenda and then I will give you the opportunity.

سینیٹر ظفر علی شاہ: میرا point of order بھی urgent matter پر ہے۔

Mr. Chairman: Obviously, I will give you the opportunity but there are certain things which need urgent action. If that is not required immediately or instantly, certainly, we should not proceed with those points of order, Shah *Sahib,* this is my request. So, let's move on to item No. 2. Yes Maulana *sahib.*

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: میں اس المیہ پر مزید کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو شب خون مارا گیا ہے میں آپ تمام جمہوریت پسند قوتوں کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ ہمارے ساتھ احتجاجاً آج کے اجلاس سے واک آؤٹ کریں۔ ہم سب ساتھیوں کو کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ اس جمہوری عمل میں شریک ہو جائیں۔

(اس موقع پر جمعیت العلمائے اسلام کے اراکین نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: گزارش یہ ہے کہ under Article 234, this declaration would come before the Parliament, in a joint sitting, you will have an ample opportunity to discuss all those issues before that forum. جب آئین میں ایک بات موجود ہے، اس کے لیے طریقہ کار وضع ہے تو آپ کو opportunity ملے گی۔ If you disapprove that, that is up to the members of the Parliament. اس پر میں نے پہلے شاہ صاحب سے بھی عرض کیا اور آپ سے بھی۔

let me conclude the business then I will give you the opportunity. We now, take up item No. 2, regarding consideration of the following resolution moved by Mrs. Nuzhat Sadiq on 17th December, 2012.

You also want to talk on Balochistan issue. If you don't want to follow the rules what can I do then.

آپ بات کرلیں۔

**سینیٹر کلثوم پروین:** جناب چیئرمین! جیسا کہ آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ کچھ چیزوں کے بارے میں ایسی emergency ہوتی ہے کہ وہ مجھے لینی پڑتی ہیں۔

**جناب چیئرمین:** نہیں، نہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر

there would be a response from the government immediately, instantly, then certainly, you raise this issue. But nobody from the government would be responding to this issue. If you would have adopted the rules,

کوئی Adjournment Motion یا کوئی Calling Attention ہوتا somebody from the treasury benches would have been here to respond to your issues.

پھر تو بات تھی O.K. آپ بالکل بات کرلیں۔

**سینیٹر کلثوم پروین:** جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے time دیا۔
جناب چیئرمین! جو بات شیرانی صاحب فرما گئے ہیں میں اسی کے context میں بات کہوں گی۔
14 جنوری کو Prime Minister *Sahib* کوئٹہ تشریف لے گئے تھے اور اس وقت جو issue تھا، جس طریقے سے انہوں نے اس کو حل کیا وہ بڑی اچھی بات ہے کیونکہ وہ issue ایسا burning تھا کہ اگر وہ ایسے حل نہ کرتے تو شاید کوئی دوسرا طریقہ کار نہ ہوتا۔ مگر جناب چیئرمین! ہمارے لوگ جو بات کر رہے ہیں کہ بات ان کی عزت کی ہے۔ یہ مہینہ یا ڈیڑھ مہینے کے لیے نہیں ہے کہ وہ چاہ رہے ہیں کہ ان کی وزارتیں یا کمیٹیاں قائم رہیں، وہ یہ چاہ رہے ہیں کہ دو دفعہ، تین دفعہ بلوچستان کے ساتھ ایسا ہو چکا ہے کہ جمہوری حکومت کو گرایا گیا۔ جناب چیئرمین! ایک طرف تو ہم بات کرتے ہیں کہ ملک کی جو ابتر صورتحال ہے اس وجہ سے گورنر راج لگایا گیا۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا کراچی میں اس وقت ابتر صورتحال

نہیں ہے، مجھے بتایا جائے کہ بشیر بلور ایک بہت بڑے سینیئر لیڈر تھے اور اپنے صوبے کی نمائندگی کرتے تھے، جس طریقے سے انہیں شہید کیا گیا تھا، کیا اس سے بڑی خون ریزی کہیں اور ہوگی، جناب چیئرمین! مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا پنجاب میں صورتحال بہت بہتر ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے یہ بتایا جائے کہ فاٹا اور پاٹا کی صورتحال بہتر ہے۔ جناب چیئرمین! مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا ڈرون حملے نہیں ہو رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! میری صدر پاکستان سے request ہے۔ میں صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری سے یہ کہہ رہی ہوں کہ جناب آپ نے جمہوریت کا سہرا رکھا، آپ نے بڑی مشکل سے جمہوریت کو پانچ سال تک چلایا۔ اب جاتے جاتے ہم اس کو دیکھیں جناب دو چیزیں ہوتی ہیں ایک تو ملازمت سے ریٹائرمنٹ ہوتی ہے اور ایک کہتے ہیں کہ فارغ کر دینا۔ ملازمت سے فارغ ہونے کا مطلب ہے بے عزتی اور ریٹائرمنٹ ایک عزت کی بات ہوتی ہے۔ یہی بات اس میں ہے۔ تمام ممبر including آپ کے Chief Minister بھی اپنا resign دینے کو تیار ہیں مگر اس طریقے سے نہیں، جس بے عزتی کے طریقے سے ان کو نکالا جا رہا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ایک دفعہ پھر violation کی گئی ہے اور پھر یہ گلہ نہ کریں کہ بلوچستان کے لوگ اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھاتے ہیں۔ یہ آواز بار بار اٹھے گی۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم بھی اپنی آواز ان لوگوں میں شامل کر لیں۔ ہم قطعاً نہیں چاہتے۔ ہم آپ کے توسط سے یہ بات کہنا چاہتے ہیں کہ اس جمہوری عمل میں ہم آپ کے ساتھ شریک ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اسی طرح پا بارکاب آپ کے ساتھ رہیں اور یہ جمہوری عمل چلتا رہے مگر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ as a protest token walk out یہاں سے کرنا چاہ رہی ہوں۔ میں اس بات کو کل تحریک کی صورت میں بھی لاؤں گی اور میں چاہوں گی کہ Leader of the House بھی اپنی گورنمنٹ سے بات کریں اور ہم نے خود بھی صدر مملکت سے ملاقات کے لیے وقت مانگا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوئی نہ کوئی حل اس کا نکال کر ہی رہیں گے۔

(اس موقع پر سینیٹر کلثوم پروین صاحبہ نے walk out کیا)

**جناب چیئرمین:** جی، نزہت صادق صاحبہ! Item No. 2, is on your name.

**سینیٹر نزہت صادق:** جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ پچھلی دفعہ move کیا گیا تھا۔

**Mr. Chairman:** Yes, it has been admitted for discussion.

آپ اس پر بات کرنا چاہتی ہیں؟

سینیٹر نزہت صادق: جی، بالکل۔

Mr. Chairman: Minister *sahib*, would you respond to this? Does it relate to your Ministry?

Chaudhry Ahmed Mukhtar (Minister for Water and Power): Mr. Chairman, there is only one resolution which relates to our Ministry and that is for the Auditor General's Office, that power distribution companies' audit should be done on regular bases. We have already asked the Auditor General's Office to carry out with the audit of these companies.

جناب چیئرمین: نزہت صادق صاحبہ آپ بات کرلیں۔

Commenced Resolution

Need for Performance based Financial Audit in Power Distribution Companies

سینیٹر نزہت صادق: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ اس لیے کیا گیا تھا کہ پاکستان کو بجلی کی شدید shortage ہے اور پچھلے ساڑھے چار سالوں میں 1.4 trillion اس میں inject کیا گیا ہے مگر مسئلے کا حل نہیں ہوا۔ Line losses ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ بڑھتے جا رہے ہیں اور بجلی کی چوری بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ Distribution companies کی capacity بھی کم ہو رہی ہے اور جتنے بھی power plants ہیں ان کی capacity بھی کم ہو رہی ہے۔ Recovery rates بھی کم ہیں۔ HESCO کی recovery rate 45% ہے، سکھر بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ جناب چیئرمین! Government KESC 165 کو owe کرتا ہے اور اسی لیے NEPRA نے کہا تھا کہ جتنے بھی losses ہیں ان کو ہم ایک prudent level پر جو کہ ایک acceptable level ہے 6 یا 7 points کا اس پر لائیں گے، وہ بھی ممکن نہیں ہو سکا اور بجلی جو employees کو free دی جاتی ہے اس کا بھی کوئی check and balance نہیں ہے۔ یہ سارے factors ہیں جو اس کی طرف دیکھا جا رہا ہے تو میں اس لیے کہہ رہی تھی کہ اس کا performance-based audit ہونا چاہیے۔ بہت شکریہ۔

**Mr. Chairman:** Yes, Minister for Water and Power.

**Chaudhry Ahmed Mukhtar:** Thank you very much Mr. Chairman. I have already answered the question half way through but I would personally like to say that there are certain points which need to be studied once again before they are put in front of the Senate and for that we will be needing fresh questions from Madam. Lastly, I would like to apologize also for my wrong reply because I was having two reservations, two pages, one from the National Assembly and one from the Senate.

**Mr. Chairman:** Which have been mixed up.

**Chaudhry Ahmed Mukhtar:** I was just looking at point No.2 so that I could answer that properly.

**جناب چیئرمین:** کیا آپ اس پر subsequently respond کریں گے؟

**Chaudhry Ahmed Mukhtar:** Yes, sir.

**جناب چیئرمین:** جی مشہدی صاحب! کیا آپ اس resolution پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

**سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی:** جی جناب والا۔

**جناب چیئرمین:** جی کرنل طاہر مشہدی صاحب۔

**سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی:** شکریہ جناب چیئرمین۔ میں بہت دلی مبارکباد دیتا ہوں سینیٹر نزہت صادق صاحبہ کو کہ انہوں نے اتنی important اور ضروری توجہ دلوائی ہے۔ یہ جو ہماری power distribution companies ہیں، نہ تو وہ distribute کر رہی ہیں، نہ ہی power ہے اور نہ ہی وہ companies ہیں کیونکہ وہ تو لوٹ رہی ہیں، left, right and center. ہاں ان کو بھتہ خور تو کہہ سکتے ہیں لیکن companies نہیں کہہ سکتے۔ As far as power is concerned, اندھیر نگری میں رہتے ہوئے ہم کو چار سال ہو گئے ہیں، اب تو ہمیں پتا بھی نہیں کہ بجلی کیا ہوتی ہے۔ میں ان امیر ترین لوگ، rich and the mighty, the powerful لوگوں کی باتیں نہیں کر رہا ہوں، میں پاکستان کے 99.99% دکھی، ٹوٹے ہوئے، پسے

ہوئے، neglected عوام کی بات کر رہا ہوں جن کے پاس نہ تو گیس ہے، نہ پانی ہے، نہ سی این جی ہے، نہ بجلی ہے اور سب سے زیادہ problem cause کرنے والی بات ہے وہ بجلی ہے اور وہ اس وجہ سے ہے کہ لوٹ، کرپشن کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ جب ندی بہتی ہے تو ہر ایک کا دل کرتا ہے اس میں ہاتھ دھونے کا مگر یہ جو power companies ہیں بہتی ندی میں یہ ہاتھ نہیں دھوتے بلکہ یہ تو ڈبکیاں مارتے ہیں۔ یہ اس میں نہاتے ہیں اور اس لیے پاکستان کے عوام کو deprive کیا جاتا ہے۔ جبکہ بجلی ہے، جتنی پاور ہے وہ بھی لوگوں کو نہیں مل رہی ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی گئی)

Mr. Chairman: Mashhadi *sahib*, how much time you would be requiring?

کیا ہم وقفے کے بعد لے لیں؟

O.K. The proceeding is suspended for 15 minutes for Maghrib prayers.

---------

*(The House was then adjourned for 15 minutes for Maghrib prayers)*

---------

*(The House reassembled after Maghrib prayers with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair)*

---------

Mr. Chairman: Yes, Col. Mashhadi *sahib.*

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman, sir as I was saying, I just started on the very very important topic which had been brought up by Senator Nuzhat Sadiq. Sir, it is a topic which has harmed and hurt every single individual in Pakistan. It is a topic where the people have been so badly devastated, so badly hurt, so badly neglected, so badly deprived, we have even stopped thinking about it. Now we take it for granted, if light comes for 10 minutes, we praise God for

the small mercies that he bestowed upon us whereas in the rest of the world a black out would be international news, it would be on CNN and BBC. I think we will have to start giving this news that there was electricity in Lahore, there was electricity in Faisalabad so that the mills were functioning again. There was electricity in Multan so that the hand loom industry is once again on its feet.

جناب والا! وہ جو ہمیں rule کرتا ہے، وہ جو پاکستان کے بادشاہ ہیں اور پاکستان کی حکومت سے اونچے ہیں، پاکستان کے ہر فرد سے اونچے ہیں، اس کا نام KESC ہے۔ اگر گورنر بلائے تو ان کا ایم ڈی میٹنگ پر نہیں آتا۔ اگر چیف منسٹر بلائے تو وہ نہیں آتا، اگر نیشنل اسمبلی بلائے بھی تو ان کا ایم ڈی نہیں آتا۔ اگر سینیٹ ایک، دو تین، چار مرتبہ بلائے تو وہ نہیں آتا اور اپنی intention دکھاتا ہے کہ مجھے کوئی بلا بھی نہیں سکتا۔ میں تو مالک ہوں، یہ سب غلام ہیں اور میں جو کراچی والوں کی حالت کر رہا ہوں، کراچی والوں کی حالت تو میں بہت تھوڑی بری کر رہا ہوں، اس سے زیادہ میں اپنے workers کے ساتھ کر رہا ہوں، میں نے اپنے پانچ ہزار اچھے سے اچھے technicians اچھے سے اچھے linemen جو اچھے ہوتے ہیں، جو اصل لوگ ہوتے ہیں، جو بجلی کے نظام کو چلاتے ہیں، ان کو گھر بھیج دیا with the stroke of the pen. ہزاروں خاندان اب بھوکے مر رہے ہیں اس ایک آدمی کی وجہ سے، ڈکٹیٹر کی وجہ سے، جو answerable ہی نہیں ہے۔ منسٹری کا سیکرٹری کہتا ہے وہ میری نہیں سنتا، وہ نہیں آتا۔ KESC والے کراچی کے عوام کو لوٹ رہے ہیں۔ چار سال سے انہوں نے extra charges لگائے ہوئے ہیں جو منسٹری نے پکڑ لیے ہیں، جو حکومت نے پکڑ لیے ہیں، جو audit نے پکڑ لیے ہیں اور وہ لگاتے چلے جا رہے ہیں، اس کو نہ وہ کم کر رہے ہیں اور نہ reimburse کر رہے ہیں اور نہ ہی reimburse کرنے کے لیے تیار ہیں اور وہ 34 billion rupees ہیں۔ بقایا پاکستان کی یہ حالت ہے، بلوچستان کو تو آپ بھول ہی جائیں۔ آپ کہتے ہیں بلوچ کیوں ناراض ہیں۔ نہ ان کی بجلی جل رہی ہے، نہ ٹیوب ویل چل رہے ہیں، نہ ان کی کھیتی باڑی ہو رہی ہے۔ خیبر پختونخوا میں، the producing province جو صوبہ بجلی پیدا کرتا ہے، جو ہماری زیادہ ضروریات بجلی کی پوری کرتا ہے وہ بھی darkness میں ہے، یہ اس وجہ سے ہے اور اس کا solution ہر شخص کو پتا ہے

everybody knows what is the problem, every single person whatever his post in the government is says, it is a circular debt and yet

nobody is willing to do anything about it. They are not willing to catch the bull by the horns. They are not willing to solve the problem. Everybody is looking for an angel.

سپریم کورٹ کے cases آپ دیکھیں تو somebody runs away with forty eight billion اور کوئی ۳۲ ارب لے کر بھاگ جاتا ہے، کوئی ۴۰ ارب روپے لے کر بھاگ جاتا ہے اور اس طرح اربوں روپے نکالے جا رہے ہیں۔ God knows کہ کیا ہو رہا ہے اگر میں کہتا ہوں کہ اس کا $1/4^{th}$ or $1/5^{th}$ or $1/10^{th}$ بھی پاکستان کی بجلی میں خرچ ہوتا تو آج ہم electricity export کر رہے ہوتے۔ جناب! اس میں کسی راکٹ سائنس کی ضرورت نہیں ہے، کسی great genius کو workout کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف وہ لے لو، جو power sector cases میں پکڑے گئے ہیں۔ ابھی بہت سارے تو unearth ہوئے ہی نہیں ہیں۔ جب گورنمنٹ جاتی ہے تو بہت سارے اس کے بعد unearth ہوتے ہیں وہ تو بعد کی بات ہے۔ ابھی جو unearth ہوئے ہیں وہ total amount کر لو اور آپ کو پتا لگے گا کہ اگر اس کا 1/10th بھی پاکستان میں بجلی پر استعمال ہوتا تو ہماری بجلی ایکسپورٹ ہو رہی ہوتی اور ہمارے ہاں 24 hours مسلسل بجلی سپلائی ہوتی۔ گورنمنٹ کو یہ بھی پتا نہیں ہے کہ contract with public ہوتا ہے contract یہ ہوتا ہے کہ پبلک bills دے گی۔ وہ اس وقت bills دے گی and the Government shall ensure continuous and guaranteed supply of electricity. یہ contracts میں لکھا ہوا ہے۔ یہ rules میں لکھا ہوا ہے۔ یہ بجلی کی جتنی بھی کتابیں ہیں وہ آپ پڑھ کر دیکھ لیں۔

It is the responsibility of the Government to provide continuous and guaranteed electricity.

**جناب چیئرمین:** آپ مہربانی کر کے conclude کر لیں۔

**سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی:** جناب، یہ conclude کیسے ہو سکتا ہے۔

Mr. Chairman: But rules say that you can speak for ten minutes. You have already consumed ten minutes. Colonel *sahib*, we have to follow the rules.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I am grateful sir, but

پوری قوم آپ کی طرف دیکھ رہی ہے۔

Mr. Chairman: Let the response come from the Minister now.

سینیٹر کرنل(ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! یہ کب ختم ہوگا؟

Mr. Chairman: Let the response come from the Minister and you have made your point.

سینیٹر کرنل(ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: کیا گورنمنٹ اس منسٹری کو ختم کرنے کے لیے تیار ہے۔

Are they willing to have an independent financial audit of the power plants, so that the people get to know the exact situation and why we are suffering? Thank you.

جناب چیئرمین: وزیر برائے پانی و بجلی۔

جناب احمد مختار(وزیر برائے پانی و بجلی): شکریہ جناب چیئرمین ، میں نے اپنے colleagues کی باتیں سنیں اور کئی دفعہ آدمی embarrass بھی ہوتا ہے کہ جو چیزیں point out ہوتی ہیں وہ حقیقت کے کتنے نزدیک ہوتی ہیں اور کئی دفعہ حقیقت سے کتنی دور ہوتی ہیں۔آج کل جب کسی چیز کی کمی کی بات کرتے ہیں تو ہم حقیقت سے نزدیک چیزوں کی بات کرتے ہیں اور تکلیف بھی ہوتی ہے کہ اس کا حل کیا circular debt کو بڑھاتے جانے سے ہوگا یا circular debt کو کم کرنے سے یہ حل ہوگا ۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جتنی بھی DESCOs ہیں یہ سب جو نقصانات ہیں وہ ہم کہتے تو روز ہیں کہ

this is because of circular debt, but the real fact is that why this circular debt exists. The reason for that circular debt is that we must make these organizations profitable, DESCOs, JENCOs and GAPCOs etc., they should be made profitable. Once they are profitable then the circular debt should not be there. This will

automatically phase out and we will be able to not only reduce the prices but improve the quality of the product which they will be offering.

ہم نے ان سے اور اپنے آپ سے بھی اور پنے ساتھیوں سے بھی وعدہ کیا ہے کہ انشاء اللہ جب جائیں گے تو آپ کو ایک پورا چارٹ بنا کر دیں گے کہ کس چیز میں ہم کیا کر رہے تھے۔ باتیں تو ہوتی ہیں کہ بجلی کا ان کو ساڑھے چار سال سے پتا تھا تو انہوں نے کیوں نہیں ٹھیک کیا۔ جناب، آپ کے علم میں ہے کہ dams چار، ساڑھے چار سال میں نہیں بنتے۔ They take much longer time اور اسی طرح ہمارے جو projects تھے they took much longer than we expected and it was due to shortage of money. اب جب پیسوں کا بندوبست ہو گیا ہے تو اب we are trying to find out ways and means کہ کس طریقے سے ان products کو شروع کیا جائے۔ Once again بھاشا ڈیم ہماری نظروں میں ہے اور بھی چھوٹے چھوٹے ڈیمز ہیں۔ تقریباً ڈھائی ہزار میگاواٹ in process ہے اور امید کرتے ہیں کہ وہ جلد ہو جائیں گے۔

Coming back to the question about the audit being held by the AGP who is entitled to check all the things. The problems which company can face and I am sure that the Auditor General Office will try to bring out all the follies which are there and we will be able to improve on them. Our main aim is to improve on the things first and then thereafter see to it that the prices of the products have been brought down to an extent where a common man also does not feel hurt because right now the electricity bill is so steep that even a rich man would also think twice that

نہیں یار یہ تو بہت زیادہ بل ہو گیا ہے تو اس کا کچھ حل نکالنا چاہیے We are trying to find out ways and means to improve on windmill energy اس کے بعد ہماری solar کی باتیں ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ ہماری کوشش ہے کہ چائنا سے ہم فائدے لیں اور جو conversion of coal ہے

into electricity is there. Somehow or the other we have a misunderstanding on this issue i.e., coal, Thercoal and imported coal. We have said that we will use Thercoal and once the stocks of Thercoal are depleted then we will bring in imported coal. That means the domestic coal which is available in Pakistan is an asset of the Government of Pakistan, of the people of Pakistan and it will remain an asset. We will keep on getting coal from there, mixing it with imported coal and producing coal which will be sufficient for our needs.

Mr. Chairman: Thank you. Now I put the resolution before the House.

**سینیٹر حسیب اللہ خان:** جناب! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: Khan *sahib*, the Minister himself probably has not opposed what is being suggested in the resolution. So, once the concerned Minister concedes to it and already your party has been represented by Tahir Mashhadi *sahib* and apart from that if you want to say something, OK.

**سینیٹر حسیب اللہ خان:** میں routine سے ہٹ کر بات کر رہا ہوں جو بات ابھی وزیر صاحب نے کی تھی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن الا ماشاء اللہ چیئرمین صاحب، بات آگے نکل گئی ہے۔ یہ بات نوٹ کی جائے کہ debt کم نہیں ہوگا۔ debt بڑھ رہا ہے اس لیے کہ کرپشن کی انتہا ہے۔ نمبر ۲۔

Mr. Chairman: That is not the issue under discussion, یہ discussion تو کسی اور issue پر ہو رہی ہے کہ whether we should carry out the performance audit or not and that is the issue. It is not about the generation of the power.

**سینیٹر حسیب اللہ خان:** میں اسی کی بات کر رہا ہوں۔ میں performance-based کی بات کر رہا ہوں کہ performance-based نہیں ہے ، اسی لیے تو corruption ہے، performance-based corruption نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** وہ agree کر رہے ہیں کہ جناب!

we are ready to carry out the audit on the performance-base, the Government agrees to it. Now I put resolution before the House. It has been moved that:-

"This House recommends that the Government may take immediate steps to carry out performance based financial audit of power distribution companies in the country."

*(The resolution was passed)*

**Mr. Chairman:** Consequently, the resolution is passed unanimously.

## Setting up of Orphanage in Islamabad

**Mr. Chairman:** Now we move to Item No.3 regarding further consideration of the following resolution moved by Mr. Karim Ahmed Khawaja on 17th December, 2012. "This House recommends that the Government may make arrangements for the establishment of institute of boarding and lodging of children of unknown parentage in Islamabad territory." In fact last time what I recall is that there was suggestion that there will be an amendment in the resolution.

آپ کوئی amendment دینا چاہتے ہیں؟

**سینیٹر کریم احمد خواجہ:** شکریہ جناب چیئرمین، میری اپنے دوستوں سے اور نثار صاحب سے بات ہوئی تھی اور ہم نے اسے اس طرح amend کیا ہے۔

"The House recommends that the Government may make arrangements for the establishment of Institute for boarding and

lodging of orphaned children and children of unknown parentage in Islamabad capital territory."

**Mr. Chairman:** Now I put the amended resolution before the House.

اس پر پہلے گیارہ معزز اراکین بات کر چکے ہیں۔ لہذا

let's put this resolution to the House. It has been moved that;

> "The House recommends that the Government may make arrangements for the establishment of Institute for boarding and lodging of orphaned Children and children of unknown parentage in Islamabad capital territory."

*(The Resolution was passed unanimously)*

**Mr. Chairman:** The resolution is passed unanimously. Now we move on to Item No.4 which stands in the name of Senator Islamuddin Shaikh, Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi, Mr. Abdul Nabi Bangash, Malik Muhammad Rafique Rajwana, Mr. Afrasiab Khattak, Mr. Moula Baksh Chandio, Mr. Ilyas Ahmad Bilour, Mrs. Kalsoom Parveen, Mr. Muhammad Zahid Khan, Mr. Farhatullah Babar, Mr. Kamil Ali Agha, Mr. Muhammad Jahangir Bader, Mr. Sabir Ali Baloch, Mr. Farooq Hamid Naek, Mr. Muhammad Idrees Khan Safi, Mr. Hasil Khan Bizenjo, Begum Najma Hameed, Mr. Mushahid Ullah Khan, Eng. Malik Rashid Ahmed Khan, Mr. Muhammad Zafarullah Khan Dhandla, Mr. Sardar Ali Khan and Mr. Nisar Muhammad, now who would move the resolution. Yes, Islamuddin Shaikh please move the resolution.

# Resolution

## To Recommend the name of Shaheed Bashir Ahmed Bilour for Nobel Peace Prize Award.

سینیٹر اسلام الدین شیخ: میں اس قرار داد کو move کروں گا اور میں ایوان کے اراکین سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے جو اس resolution میں propose کیا ہے کہ شہید بشیر احمد بلور کو Nobel Peace Prize Award جو world level پر ملتا ہے، انہیں بھی دیا جائے اور اس بارے میں ایوان اپنی سفارشات Unites States or its concerned Institutions کو کرے۔ آپ نے دیکھا کہ یہ ملک جس طرح دہشت گردی کا شکار رہا ہے اور شہید بشیر بلور صاحب پر نہ صرف ایک مرتبہ بلکہ تین مرتبہ حملے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ان کی جان گئی۔ یہ سب وہی دہشت گرد تھے جو اس ملک میں دہشت گردی پھیلا رہے ہیں اور انہوں نے اس میں اپنی جان دی ہے۔

**Mr. Chairman:** Please move the resolution now.

**Senator Islamuddin Shaikh:** Sir, I beg to move that:-

"This House recommends that the Government may recommend the name of Shaheed Bashir Ahmad Bilour for Nobel Peace Prize Award."

**Mr. Chairman:** Now I put the resolution before the House. It has been moved that:-

"This House recommends that the Government may recommend the name of Shaheed Bashir Ahmad Bilour for Nobel Peace Prize Award."

*(The resolution was passed unanimously)*

**Mr. Chairman:** Resultantly the resolution is passed unanimously. Item No. 5 stands in the name of Mr. Muhammad Talha Mehmood, please move the resolution. He is not present. So, it is dropped. Item No. 6 stands in the name of Col. (R) Tahir Hussain Mashhadi, please move the resolution.

## To Provide Housing Facilities to all Federal Government Employees through PHA

**Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** Sir, I beg to move that:-

"This House recommends that the Government may take steps to provide housing facilities to all Federal Government employees through Pakistan Housing Authority (PHA)."

**Mr. Chairman:** Is it opposed? Not opposed.

کرنل صاحب! اسے ہم admit کر لیتے ہیں and we can have a further discussion on it and it will be more better.

**Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** OK sir.

**Mr. Chairman:** Then we move on to Item No.7, it also stands in the name of Mr. Talha Mehmood and he is not present. So, it is dropped. Next Item No.8, it is in the name of Mashhadi *sahib*.

کرنل صاحب! آپ کا ایک resolution already admitted ہے تو I think this one may be deferred.

**Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** Right sir.

**Mr. Chairman:** Now we move on to Item No.9. Mr. Muhammad Zahid Khan may move the motion. He is not present. So, it is dropped. Next is Item No.10 but mover is not present, it is dropped. Next is Item No.11 in the name of Talha Mehmood, he is not present. So, it is dropped. Now we may take up Item No.12 in the name of Mashhadi *sahib*, he is not present. So, it is dropped.

Now we may take up Item No.13 which stands in the name of Talha Mehmood but he is not present. So, it is dropped. Yes, Idrees Safi *sahib.*

**سینیٹر محمد ادریس خان صافی:** شکریہ جناب چیئرمین! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** آپ کا issue کیا ہے؟ صافی صاحب! یہ آپ نے آج دی ہے؟

**سینیٹر محمد ادریس خان صافی:** جی۔

**جناب چیئرمین:** اسے ذرا process ہونے دیں۔

**سینیٹر محمد ادریس خان صافی:** جناب! یہ بہت ضروری ہے۔ یہ پورے ایوان کی بے عزتی ہے۔ یہ پورے سینیٹ کی بے عزتی ہے۔

**جناب چیئرمین:** صافی صاحب! اس کو لینے سے پہلے میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ appropriate بات یہ ہے۔۔۔۔

**سینیٹر محمد ادریس خان صافی:** جناب! یہ پورے ایوان کا سوال ہے۔ یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی, Chief Whip *sahib* آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ آپ نے اس privilege motion کو دیکھا ہے؟

**سینیٹر اسلام الدین شیخ:** میں نے ابھی دیکھا نہیں ہے لیکن اسے ہم Privilege Committee کو بھجوا دیتے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** پہلے اسے move کرنے دیجیے۔ جی ادریس صافی صاحب! move کریں۔

**سینیٹر محمد ادریس خان صافی:** جناب! بروز جمعہ اٹھارہ تاریخ کو میری گاڑی آرہی تھی۔

**جناب چیئرمین:** اسے پہلے پڑھ دیں۔ پھر اس کی details بتا دیں۔ آپ نے جو move کیا ہے، اسے پہلے پڑھ دیں۔

## Privilege Motion

## Misbehaviour of Political Agent

**سینیٹر محمد ادریس خان صافی:** میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل واقعے سے میرا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ بروز جمعہ مورخہ اٹھارہ جنوری ۲۰۱۳ء کو میرا ڈرائیور میری گاڑی لے کر میرے گاؤں تحصیل صافی سے پشاور جا رہا تھا کہ راستے میں ذاتی عناد کی بناء پر تحصیلدار لیاقت اور اپر مہمند کے سیشن پولیٹیکل ایجنٹ جمشید نے گاڑی روکی اور ڈرائیور کو زدو کوب کرنے کے بعد حوالات میں بند کر دیا۔ ڈرائیور نے مجھے فون پر اطلاع دی۔ میں نے کئی بار ان افسران کو فون کیا لیکن انہوں نے میرا فون نہ سنا۔ تنگ آ کر میں نے اپنے بھائیوں کو وہاں بھیجا۔ میرے بھائی نے بھی جا کر انہیں بتایا کہ یہ گاڑی سینیٹر صاحب کی ہے۔ انہوں نے میرے بھائی کے ساتھ بھی بدتمیزی کی اور کہا کہ سینیٹر اسلام آباد میں ہوتے ہیں۔ یہاں کوئی سینیٹر وغیرہ نہیں ہوتے۔ یہاں ہماری حکومت ہے۔ سینیٹر جو کر سکتا ہے کر لے۔ ہم اسے اپنی مرضی سے چھوڑیں گے اور اگر سینیٹری کا رعب دکھایا تو بالکل نہیں چھوڑیں گے۔ اس طرح میرے بھائی کے ساتھ بھی بدتمیزی کی اور ڈرائیور کو بلاوجہ بغیر کسی جرم کے، صرف ذاتی عناد کی وجہ سے تمام رات حوالات میں بند رکھا۔ ڈرائیور نے رات کو جب دوبارہ مجھ سے بات کرنی چاہی تو اس سے اس کا موبائل فون چھین لیا اور دوبارہ مارا پیٹا۔ جناب عالی! ان افسران کے مذکورہ رویے اور سینیٹروں کے بارے میں ریمارکس کی وجہ سے میرا اور اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا گزارش ہے کہ متعلقہ محکمے اور وزیر کو ہدایت کی جائے کہ ان افسران کو فوراً نوکری سے برخاست کیا جائے اور اس تحریک کو منظور فرما کر کمیٹی کے حوالے کیا جائے تا کہ ضروری تادیبی کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

**Mr. Chairman:** Yes, Leader of the House.

**Senator Muhammad Jahangir Bader:** Sir, no objection.

**Mr. Chairman:** Then the Privilege Motion is referred to the concerned Committee.

جی ظفر علی شاہ صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے جس کا تعلق جناب کی constituency سے ہے۔ پچھلے ایک ماہ سے زیادہ عرصے سے سیکٹر جی سیون اور بالخصوص جی سیون تھری میں صبح سے لے کر رات تک کوئی گیس نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہاں پر رہنے والے بچے ناشتے کے بغیر سکول جاتے ہیں۔ صبح نماز کے لیے تو خیر ہے، ٹھنڈے پانی سے بھی وضو ہو جاتا ہے لیکن پچھلے ایک ماہ سے بچے ناشتے کے بغیر جا رہے ہیں اور اس وجہ سے ان کی تعلیم بھی ضائع ہو رہی ہے اور اس کے علاوہ گھروں میں پریشانی علیحدہ ہے۔ میں جناب کی ذاتی توجہ چاہتا ہوں کہ متعلقہ ادارے کو فرما دیں کہ کم از کم صبح پانچ بجے سے لے کر نو، ساڑھے نو بجے تک اس سیکٹر کو گیس دے دیں تا کہ وہاں کے لوگ اور بچے ناشتا کر سکیں۔ اس مسئلے کی طرف جناب کی توجہ direction and intervention نہایت ضروری ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ اس کا notice لیں گے۔ جناب چیئرمین! میرا اصل point of order national issue پر ہے۔

جناب چیئرمین: جو آپ نے گیس کا issue اٹھایا ہے، اس پر بات کر لیں۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: وہ local issue ہے جو جناب کے notice میں لانا تھا۔

**Mr. Chairman:** I would ask the Leader of the House, Jahangir Bader *sahib*, this is an issue which concerns the citizens particularly G-7 sector جیسا کہ شاہ صاحب نے کا کہا کہ وہاں پر شہریوں کو بہت تکلیف ہے۔ Kindly ask the gas authorities اور ان کو بلا لیں۔

**Senator Muhammad Jahangir Bader:** CDA has probably...

**Mr. Chairman:** It is not with the CDA, it is with the Gas Company ان کو بلا لیں and kindly give them directions اور جس طرح شاہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ کوئی time table set کر لیں and ask the Managing Director or the General Manager. Shah *sahib* move to the next item.

## Points of Order

## Permission for Drone Attacks on Pakistan

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں آپ، اس معزز ایوان، پوری پارلیمنٹ، حکومت، وزارت خارجہ، وزارت داخلہ اور پورے پاکستان کے اٹھارہ کروڑ عوام کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ امریکہ جو ہمارا حلیف ہے، آج وہاں کی قانون ساز اسمبلی کانگریس میں ایک قانون پیش کیا گیا اور pass کیا گیا۔ ابھی تک اس پر صدر اوبامہ صاحب کے دستخط نہیں ہوئے اور جناب چیئرمین! اس کا متن اس طرح ہے کہ امریکہ کی بدنام زمانہ CIA agency کو اس قانون سازی کے ذریعے پاکستان کا نام لے کر اس پر متواتر ڈرون حملوں کی اجازت دے دی ہے۔ جناب چیئرمین! ہم تو پچھلے چھ سال سے مر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی اس بدنام زمانہ تنظیم کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ جب چاہے، جس طرح چاہے پاکستان کی territory پر drone attacks کر سکتی ہے۔ جناب چیئرمین! آپ کا تعلق law making سے ہے اور ہمارا بھی تھوڑا بہت تعلق اس سے ہے، کیا اس ملک اور اس قانون ساز اسمبلی سے میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان کے اپنے آئین، ہمارے آئین یا اقوام متحدہ کے charter کے تحت کس نے ان کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ دوسری sovereign state کے بارے میں قانون سازی کریں اور محض اپنے public opinion کو ٹھنڈا کرنے اور ان کی آنکھیں بند کرنے کے لیے امن کے نام پر پاکستان کا نام لے کر یہ اجازت دے رہے ہیں کہ وہ جب چاہے، جس طرح چاہے پاکستان پر ڈرون حملے کر دے؟

جناب چیئرمین! یہ بڑی تشویشناک بات ہے اور میں آنے والے دنوں کو بڑا خوفناک دیکھ رہا ہوں۔ کیا American Congress کو legislation کرتے وقت ہندوستان کی صورتحال نظر نہیں آئی؟ ان کا وزیر داخلہ خود کہہ رہا ہے کہ ہندوستان کی territory میں دہشت گردوں کے ٹھکانے ہیں، جہاں دہشت گردوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ ان کو پاکستان ہی غریب اور سادہ ملک مل گیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ غلطی پر ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ سے میری مراد موجودہ حکومت ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے صرف پچاس دن رہ گئے لیکن اگر اس بات کا بروقت notice نہ لیا گیا، اس پر توجہ نہ دی گئی اور میں یہ بھی کہوں گا کہ پچاس دنوں میں بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اس لیے جناب کی وساطت سے حکومت پاکستان اور وزارت خارجہ کو یہ درخواست کروں گا کہ اوبامہ صاحب کے دستخط کرنے سے پہلے یہ مسئلہ United Nations کی Security Council میں چلا جانا چاہیے۔ اتنی بڑی جارحیت، اتنی غیر

قانونی بات، اتنا بڑا اختیار امریکہ کو کس نے دیا ہے کہ وہ دنیا کی دیگر sovereign states پر جب چاہے غنڈہ گردی کرے اور جب چاہے ڈرون حملے کرا دے۔

جناب چیئرمین! میں اس سے پوری دنیا کا امن تہس نہس ہوتا دیکھ رہا ہوں۔ اس خطے میں پہلے ہی تباہی اور بربادی ہوئی ہے، ہم پچاس ہزار لوگوں کی قربانی دے چکے ہیں اور آنے والے وقت میں امن نظر نہیں آرہا۔ امریکہ کو human rights and fundamental rights کا بڑا خیال ہے اور ان کو دنیا میں امن بھی چاہیے لیکن اس طرح امن نہ امریکہ کو اور نہ پوری دنیا کو مل سکتا ہے۔ اسے یہ حق کس نے دیا ہے کہ کسی بھی حریف یا حلیف ملک کی پارلیمنٹ میں یہ قانون pass کر لے کہ پاکستان پر جب چاہے، جس طرح چاہے، ڈرون حملے کر لے۔ میں آج وزارت دفاع اور اپنے سپہ سالار سے بھی کہوں گا کہ دیکھ لیں، ہماری حفاظت کون کرے گا۔ اللہ کی ذات نے تو کرنی ہی ہے لیکن اللہ کی ذات کے بعد پاکستان کی حدود اور عوام، چاہے وہ خیبر پختونخوا میں ہوں یا کراچی میں، ان کی حفاظت کون کرے گا؟ اگر ان کے بارے میں اس طرح legislation ہوتی رہی تو جناب چیئرمین! دنیا میں امن نہیں ہو گا۔ جناب! صرف چیئرمین سینیٹ ہی نہیں، اس ملک کے نائب صدر بھی ہیں، اس لیے اس کا serious notice لیا جائے۔ میں آج اپنے بھائیوں اور اس معزز ایوان سے بھی کہوں گا کہ ایک resolution کے ذریعے اپنی حکومت کو جگائیں کہ پاکستان، اس کے امن اور sovereignty کے بارے میں دنیا اور بالخصوص ہمارا حلیف جس کے لیے ہم نے پچاس ہزار جانیں دی ہیں، اس کی پارلیمنٹ ہمارے بارے میں کیسے سوچ رہی ہے۔ بہت مہربانی۔

**جناب چیئرمین:** جناب ہمایوں خان صاحب۔

**سینیٹر محمد ہمایوں خان:** جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آپ کی اور قائد ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلاتا ہوں کہ کوئٹہ میں ---

**سینیٹر سید ظفر علی شاہ:** پہلے میری بات پر Chair کا response آ لے۔

**جناب چیئرمین:** شاہ صاحب، گزارش ہے کہ یہ point of order ہے and normally point of order relates to the business of the House and if you raise another issue, obviously then you will have to give some notice to the government and somebody should be present here to

respond to those issues that you have raised today in the House.

میں قائد ایوان سے پوچھ لیتا ہوں کہ وہ ابھی جواب دینا چاہتے ہیں یا پھر---

(مداخلت)

**جناب چیئرمین: راجہ ظفر الحق صاحب۔**

**سینیٹر راجہ ظفر الحق: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جناب چیئرمین! کل امریکہ کے صدر** صاحب نے اپنی دوسری turn کا حلف اٹھایا ہے۔ جب کوئی امریکہ کا منتخب صدر پہلے tenure میں آتا ہے تو اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میری performance ایسی ہو کہ جس کی بنیاد پر میں second tenure حاصل کر سکوں لیکن جب وہ دوسرا tenure حاصل کرتے ہیں تو اس پر ایسی restrictions and political pressure نہیں ہوتا۔ لہذا وہ اپنے House کو ساتھ لے کر اپنی policy ایسی بناتا ہے جس سے اپنے ملک کی نئی تاریخ رقم کرتا ہے لیکن آج کے اخبارات نے اس معاملے کو جو سید ظفر علی شاہ صاحب نے اٹھایا ہے، شہ سرخیوں سے بیان کیا ہے۔ وہاں پر ایسی policy بنائی جا رہی ہے جو country specific ہے، جو پاکستان کے بارے میں ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ CIA پاکستان کے اندر کسی بھی وقت اور مسلسل ڈرون حملے کرنا چاہے تو اس کو اس کی اجازت ہو گی۔ ہم آج تک یہ سمجھتے رہے کہ یہ ڈرون حملے ہماری حکومت اور مسلح افواج کی مرضی و منشا کے خلاف ہوتے رہے ہیں چونکہ حکومت کی طرف سے ہمیشہ یہ کہا گیا کہ ہمارا امریکہ کے ساتھ جب کسی بھی سطح پر رابطہ ہوتا ہے تو ان کو یہ کہا جاتا ہے کہ ان ڈرون حملوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے، صرف طاقت کا استعمال دہشتگردی کا علاج نہیں ہے بلکہ یہاں تک بھی کہا گیا کہ اس سے دہشتگردی بڑھتی ہےاور یہ experience پاکستان کے اندر لوگوں کو ہوا بھی ہے۔ خود امریکہ میں ایسے مضامینNoam Chomskyکے ہوں یا کوئی اور لوگ ہوں انہوں نےلکھا اور اپنی حکومت کوکہا کہ یہ بین الاقوامی قانون اور امریکہ کے قانون کے تحت بھی مناسب نہیں ہے کہ آپ وہاں جا کر لوگوں کو اس طرح سے ماریں اور پاکستان کی sovereignty کا بھی خیال نہ رکھیں۔ لوگوں کی جانیں ضائع ہوتی ہیں اور جنہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ انسانی جانوں کا ایک ایسا نقصان ہے کہ جسے برداشت کرنا چاہیے لیکن اب انہوں نے collateral damage کو ساتھ رکھ کر ایک ایسی پالیسی بنائی ہے کہ 15دن میں امریکہ کا صدر اس پر دستخط کر دے گا۔ یہ ایک ایسا موقع ہے کہ جس کے بارے میں ہمیں سوچنا چاہیے کہ آج تک حکومت پاکستان نے ، بالخصوص وزارت خارجہ نے اور پھر ہماری مسلح افواج نے

جن کا رابطہ امریکہ کی افواج کے ساتھ رہتا ہے، CIA کے ساتھ رہتا ہے، انہوں نے کیا کارکردگی دکھائی کہ بجائے اس کے کہ یہ چیزیں بند ہوتیں، کیا ہماری مسلح افواج کی یہ توہین نہیں ہے کہ انہوں نے ہزاروں لوگوں کی قربانیاں دی ہیں، ہمارے civilians نے قربانیاں دی ہیں۔ یہاں ہم بشیر بلور صاحب کی، باقی لوگوں کی اکثر فاتحہ پڑھتے رہتے ہیں اور آج ہم نے recommend بھی کیا ہے کہ بشیر بلور صاحب کو Nobel prize دیا جائے۔ کیا ان قربانیوں اور حکومت پاکستان کی performance کا یہ نتیجہ نکلا کہ بجائے اس کے کہ وہ اس بات کو recognize کرتے کہ دہشتگردی کو کنٹرول کرنے کے لیے حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے بلکہ انہوں نے CIA کو کھلی چھوٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے کہ جب چاہیں اور جہاں چاہیں، دن رات کسی وقت بھی، پاکستان کے کسی بھی علاقے میں وہ ڈرون حملے کر سکتے ہیں۔

یہ ایک ایسی کیفیت ہے کہ جو دنیا میں کہیں اور نہیں ہو رہی۔ کیا دہشتگرد کسی اور ملک میں موجود نہیں ہیں۔ کل وزیرداخلہ ہندوستان نے یہ برملا کہا ہے کہ دہشتگردی ہندوستان کے اندر سے پیدا ہو رہی ہے، جس سے بھارت کو نقصان ہو رہا ہے، انہوں نے وہاں کی پارٹیوں کے نام لیے، BJP کا نام لیا گیا، Hindu Saffron Movement کا نام لیا گیا، انہوں نے کہا کہ یہ یہاں پر دہشتگردی کی ترویج کر رہے ہیں، ان کو ٹریننگ دے رہے ہیں اور جو کچھ یہاں ہوتا ہے اس کا خواہ مخواہ الزام پاکستان پر لگایا جاتا ہے، حالانکہ یہ انڈیا کے اندر سے ہوتا ہے۔ اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہاں کی حکومت کا sittingوزیرداخلہ دنیا میں برملا کہے۔ جب اس پر اعتراض ہوا تو اس نے اس بات کو دہرایا کہ یہ ممکن نہیں کہ یہ جانتے ہوئے میں اس بات کو پی جاؤں اور اس سے چشم پوشی کروں۔ ایسے حالات میں یہ ہماری گورنمنٹ کی، باقی اداروں اور بالخصوص وزارت خارجہ کی failure ہے۔ یہ پورے ملک کی توہین ہے اور اس ملک کو غیر محفوظ بنانے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ کوئی confined نہیں ہوگا کہ فاٹا کے area میں یا کہیں اور بارڈر کے قریب یہ کارروائی ہوگی، وہ تو کسی جگہ پر بھی ہو سکتی ہے اور اس کا فیصلہ وہ کریں گے۔

اس سے تو ایسے لگتا ہے کہ یہ کوئی banana republic ہے، جس میں حکومت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو صدر اور وزراء بنتے ہوئے حلف اٹھاتے ہیں کہ ہم اس ملک کی بقاء کی حفاظت کریں گے۔ ہمیں کل سے کوئی reaction نظر نہیں آیا، کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ بات غلط ہے اور ہمارے لیے ناقابل برداشت ہے۔ یہ کیفیت اسی وقت امریکہ میں بھی پہنچی اور وہاں پر یہ فیصلے اسی وجہ سے ہوئے کہ انہیں یہ اندازہ تھا کہ ملک میں کوئی ایسا ادارہ، حکومت کے کوئی ایسے عہدے دار اور responsible لوگ نہیں رہے کہ جو اس بارے میں اپنی آواز بلند کر سکیں گے کہ دنیا کو بھی پتا چلے گا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی کمزور انتظامیہ، ایسی کمزور حکومت پوری دنیا میں موجود نہیں ہے، کمزور سے کمزور بھی ہو تو وہ بھی کم از کم یہ کہتا ہے کہ آپ کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ ان کو تو بالکل ہی سانپ سونگھ گیا ہے۔ یہ بہت افسوسناک بات ہے۔ اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہیئیں، ملک کو اس تباہی پر لانے کے لیے ان کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑنا چاہیے۔ شکریہ۔

**جناب چیئرمین:** جہانگیر بدر صاحب! آپ اس پر respond کرنا چاہیں گے یا کسی concerned Minister کو بلائیں گے؟

**سینیٹر محمد جہانگیر بدر:** میں عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے جو بات کی ہے we respect their ideas, this matter is related to the Foreign Affairs. لہذا Foreign Minister کو بلالیا جائے۔ میں انہیں کل بلالیتا ہوں، if they are satisfied and the second option is also side by side کہ یہ جو سینیٹ کی Foreign Affairs کی کمیٹی ہے، وہ بھی اس issue کو discuss کرلے۔

**سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق:** Foreign Minister کو ہی بلائیں۔

**سینیٹر محمد جہانگیر بدر:** کل منسٹر کو بلالیتے ہیں ۔ اس دوران میری honourable Senators سے یہ request ہے کہ انہوں نے جو الفاظ یہاں پر کہیں ہیں from the web, اس پر ایک homework کر کے جہاں جہاں بھی کسی اخبار میں ، کسی website پر پائے جاتے ہیں، اس کا relevant material کل ہاؤس میں ضرور سامنے رکھا جائے، however I will also request the Foreign Minister کہ جب وہ یہاں پر تشریف لائیں تو وہ بھی relevant material کے ساتھ آئیں. but we should go simultaneously.

**سینیٹر سید ظفر علی شاہ:** جناب چیئرمین! کل کے لیے Leader of the House Foreign Minister کی presence کے لیے assure کردیں۔

**جناب چیئرمین:** دیکھیں، let him contact the Foreign Minister یا آپ ان سے coordinate کرلیں۔ جی ہمایوں خان صاحب۔

سینیٹر ہمایوں خان: جناب چیئرمین! میں Leader of the House کی توجہ ایک important matter کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ کوئٹہ میں جو NADRA کا regional office ہے وہاں پر انہوں نے تقریباً دو اڑھائی لاکھ پشتونوں کے شناختی کارڈز کا اجراء block کر دیا ہے۔ یہ بڑی تشویش کی بات ہے اور اکثر ایسا کیا جاتا ہے، اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آرہی۔ ماضی میں کراچی میں بھی اس طرح ہوتا رہا ہے اور میں خود کراچی کے regional head سے ملتا رہا اور اس کے بعد اس پر کچھ action لیا جاتا تھا۔ غالباً کبھی کبھار ایسا کیا جاتا ہے کہ پشتونوں کے شناختی کارڈز اس شبہ پر block کر دیئے جاتے ہیں کہ شاید یہ افغان مہاجرین ہیں۔ افغان مہاجرین کو بھی یہاں پر 30 سال ہو چکے ہیں، اگر یہ کسی اور ملک میں ہوتے تو 25 سال پہلے انہیں وہاں کی nationality مل چکی ہوتی لیکن میں یہاں پر ان کا case plead نہیں کر رہا ہوں۔ ہمارے State Minister for Privatization سعید مندوخیل صاحب کا اور ان کی فیملی کے شناختی کارڈز بھی اس بناء پر block کر دیے گئے ہیں۔ لوگوں کو ان کے بنیادی حق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ Leader of the House اور آپ کی طرف سے NADRA والوں کو کہا جائے کہ وہ اس matter کو دیکھیں اور اس پر proper action لیا جائے تاکہ جو شناختی کارڈز اس شبہ پر block کیے گئے ہیں ان کا فوری اجراء کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جہانگیر بدر صاحب! اس issue کو دیکھ لیں۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: کل یہ میرے آفس میں تشریف لے آئیں، یہ میرے ساتھ time fix کر لیں، میں NADRA والوں سے بات کر لیتا ہوں۔

I think there is no problem, there is law relevancy and statistical data, we do have all these things. It would be done accordingly, I assure.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، شکریہ۔ جی رضا ربانی صاحب۔

## Plan to Dissolve Election Commission and Postpone Election

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ یہ درست ہے کہ ابھی اس سے پہلے جو ایک Point of Order Drones کے حوالے سے اٹھایا گیا تھا وہ نہایت اہمیت کا

حامل ہے اور یقینی طور پر یہ خبر آج اخبارات میں آئی ہے تو Parliamentary Committee on National Security بھی اس معاملے کو take up کرے گی لیکن میرا Point of Order آج ایک مختلف ڈرون حملے سے ہے اور وہ ڈرون حملہ پاکستان کے جمہوری نظام کے خلاف جو ایک سازش کی جا رہی ہے اس سے اس کا تعلق ہے۔آج سے چند دن پہلے پارلیمنٹ کے سامنے ایک ناکام کوشش کی گئی کہ پاکستان کے جمہوری نظام پر شب خون مارا جائے گو کہ وہ سازش ناکام رہی and the revolution never came about لیکن میں سمجھتا ہوں کہ this is not the end میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آخری کوشش نہیں تھی کیونکہ درحقیقت چند بنیادی باتیں اگر اس process کے ذریعے سے مکمل یا پایہ تکمیل تک پہنچ جاتی ہیں تو یقینی طور پر پاکستان کے اندر جمہوری نظام ، جمہوری ادارے اور آئین کی بالادستی ہو گی اور اس کے ذریعے سے جو ایک کھیل پاکستان کی سیاست میں ہمیشہ سے کھیلا جاتا تھا وہ ختم ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! پہلی بات جس کو روکنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوگا کہ ایک elected civilian government ایک پارلیمان اپنی مدت پوری کرے گی اور اس کے ساتھ ساتھ وہ خود transfer of power ایک نئی civilian government کو کرے گی۔اگر یہ ایک سائیکل مکمل ہوتا ہے تو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ جو پاکستان کی ruling elite ہے اس کو ایک بہت بڑا دھچکا لگتا ہے۔

جناب چیئرمین! جو دوسری بات سامنے آرہی ہے وہ یہ ہے کہ اٹھارھویں ترمیم اور بیسویں ترمیم کے بعد یہ بات جو ہمیشہ سمجھی جاتی تھی کہ prerogative ہے پاکستان کی ruling elite کا کہ وہ الیکشن کمیشن کی تشکیل کرے اور وہ Caretaker Government کی تشکیل کرے، وہ اٹھارھویں اور بیسویں ترمیم کے ذریعے سے پاکستان کی پارلیمان نے ، پاکستان کے تمام political stakeholders نے اس بات کو ختم کیا اور آج پھر back door کے ذریعے سے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے چاہے وہ proxy طریقہ ہو یا وہ کوئی اور طریقہ ہو وہ اپنایا جائے تاکہ پاکستان کی اشرافیہ کا حصہ اس process کے اندر باقی رہے۔

جناب چیئرمین! اس سلسلے میں جان بوجھ کر جو پہلا ہدف بنایا جا رہا ہے وہ پاکستان کا الیکشن کمیشن ہے اور یہ کہا جا رہا ہے اور یعنی ایک demand تھی کہ پاکستان کے الیکشن کمیشن کو dissolve کر دیا جائے اور وہ صرف اور صرف اس لیے ہے اور اس کو متنازعہ بنانے کی بات صرف اور صرف اس

لیے ہے کہ اب اٹھارھویں اور بیسویں ترمیم کے بعد الیکشن کمیشن کی تشکیل کا جو طریقہ کار Article 213 کے اندر appointment of the Chief Election Commissioner اور Article 218 کے ذریعے سے Article 213 کے procedure کو applicable بنانا دیگر کمیشن کے ممبران کے لیے، اس میں اب پاکستان کی اشرافیہ کا عمل دخل باقی نہیں رہا۔ لہٰذا جب وہ عمل دخل باقی نہیں رہا اور اس میں پارلیمان کی بالادستی آ گئی تو پھر جس طرح ہم نے ماضی کے اندر دیکھا کہ how the elections were stolen وہ راستا اب بند ہو چکا۔ لہٰذا اس بات کو ensure کسی طرح کروانا ہے کہ الیکشن کمیشن کے اندر عمل دخل موجود نہ رہے اور elections کو manipulate یا elections کو steal نہ کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین! لیکن یہ بڑی واضح بات ہے that it will be unconstitutional at this stage now to change or dissolve the Election Commission of Pakistan. اور Article 215 کے ذریعے سے یہ بات بڑے واضح الفاظ میں کہی گئی ہے کہ Chief Election Commissioner کو اگر ہٹانے کا کوئی طریقہ ہے تو وہ Article 209 ہے۔ وہ Supreme Judicial Council ہے، وہ ایک ریفرنس کے ذریعے سے سپریم جوڈیشل کونسل کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا میں یہ بات پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خدا را! Don't play with fire پاکستان اور بالخصوص صوبہ بلوچستان کے اندر صاف اور شفاف الیکشن کو ہونے دیں کیونکہ اگر صاف اور شفاف الیکشن کا راستا وفاق کے اندر یا صوبہ بلوچستان کے اندر بالخصوص روکنے کی کوشش کی گئی تو اس کے بڑے سنگین نتائج ہوں گے۔

جناب چیئرمین! دوسرا مسئلہ۔ Caretaker Government کا Caretaker government کو بنانے کا طریقہ کار اٹھارھویں ترمیم کے ذریعے سے Article 224A کے اندر بڑے واضح طور پر دے دیا گیا ہے اور اس کے اندر تمام stakeholders جو political stakeholders ہیں، جو درحقیقت صحیح معنوں میں stakeholders ہیں، ان کی مشاورت اور transparency Article 224-A کے اندر موجود ہے consultation between the Leader of the House and the Leader of the Opposition اور اگر وہاں پر مسئلہ حل نہیں ہوتا تو then Parliamentary Committee with equal representation اور اگر وہاں بھی تین دن کے اندر مسئلہ حل نہیں ہوتا تو then there is a parliamentary committee with an

اگر وہاں بھی مسئلہ تین دنوں میں حل نہیں ہوتا تو پھر وہ نام الیکشن کمیشن equal representation. کو جائیں گے۔ Mr. Chairman, the Election Commission also cannot go beyond the names that have been sent to them by the parliamentary committee. Therefore, stakeholders are clearly defined. نگران حکومت کے لیے فوج یا عدلیہ سے مشاورت کی بات کرنا سراسر آئین کی خلاف ورزی ہے۔ آرٹیکل 245 کے تحت پاکستان کی مسلح افواج حلف اٹھاتی ہیں اور ان کے حلف میں یہ بات دی گئی ہے کہ وہ سیاسی activities میں حصہ نہیں لیں گی۔ اگر ماضی میں یہ ہوتا رہا ہے تو now it has come to an end. Therefore, it would be a violation of the Constitution if the Army is consulted in the care-taker setup. It will be an equal violation of the Constitution if Judiciary is consulted کیونکہ پاکستان کے آئین میں ایک trichotomy of power ہے۔ اس trichotomy of power کے تحت ہر ادارے، انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ کا role defined ہے۔ اس کے تحت care-taker setup کے لیے ان کی مشاورت شامل نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ بھی اگر ان کی مشاورت care-taker government میں شامل ہو اور کل کو کوئی رِٹ یا کوئی کیس اس care-taker government کے خلاف Judiciary میں جائے گا تو how will they sit in judgement on that writ or that petition when they themselves would have been a party to having appointed that. لہٰذا، یہ وہ تمام طریقہ کار ہیں، یہ وہ تمام ہتھکنڈے ہیں جو استعمال کیے جا رہے ہیں کہ پاکستان کی ruling elite کا control جو political forces کے ہاتھوں میں جا رہا ہے، اس کو کسی طرح آخری منٹ تک stem کرنے کی کوشش کی جائے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ایک بات اور آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ کہنا کہ آرٹیکل 62 اور 63 کی implementation کے لیے 30 دنوں کا period دیا جائے. this is absurdity. پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر وہ کام کرنا ہے تو آپ کو قانون میں ترمیم کرنا ہو گی۔ The Representation of the People Act provides for a specified period. That law will need to be amended. For what do you want 30 days? If your motives are not malafide, if your motives are not

to create *lotas*, if your motives are not to create stables of bought people, then there is no need for 30 days.

Mr. Chairman, let me, very quickly, walk you through Article 62 and 63 and show that this demand has no legs to stand on. The major thing in Article 62 is:

"62. (1) (f) he is sagacious, righteous, non-profligate, honest and ameen"

اب اس کا پتا چلانے کے لیے 30 دنوں کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اٹھارھویں ترمیم کے ذریعے اس میں ایک caveat ہے کہ:

"there being no declaration to the contrary by a court of law;"

جب معاملہ ریٹرننگ افسر کے سامنے جائے گا، اگر کسی کے خلاف یہ verdict ہے تو وہ produce کردے گا کہ جی اس کے خلاف یہ verdict ہے۔ اس کے لیے 30 دنوں کی توضرورت ہی نہیں ہے۔

Mr. Chairman, then let us very quickly go to Article 63. It stipulates:

"63. (1) (e) he is in the service of any statutory body or any body which is owned or controlled by the Government or in which the Government has a controlling share or interest;"

اس کے لیے آپ کو 30 دن کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی وقت پتا چل جائے گا کہ یہ statutory body یا government controlled body میں ہے یا نہیں۔

"(f) being a citizen of Pakistan by virtue of section 14B of the Pakistan Citizenship Act, 1951 (II of 1951), he is for the time being disqualified under any law….."

You don't need 30 days for this.

"(g) he has been convicted by a court of competent jurisdiction for propagating any opinion, or acting in any manner, prejudicial to the ideology of Pakistan……."

You require a judgement of the court. You don't need 30 days to dig that judgement out. If there is a judgement against me, it will be produced in the required period. Then (h) says:

"(h) he has been, on conviction for any offence involving moral turpitude, sentenced to imprisonment for a term of not less than two years, unless a period of five years has elapsed since his release;"

You again don't require 30 days to find out whether there is a conviction against them. یہاں بھی کورٹ کی conviction کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد (i) کہتا ہے:

"(i) he has been dismissed from the service of Pakistan or service of a corporation or office set up or, controlled by the Federal Government, Provincial Government or a Local Government on the grounds of misconduct, unless a period of five years has elapsed since his dismissal;"

You again don't require 30 days to find that out.

"(j) he has been removed or compulsorily retired from the service of Pakistan or

service of a corporation or office set up or controlled by the Federal Government, Provincial Government or a Local Government on the ground of misconduct, unless a period of three years has elapsed since his removal or compulsory retirement;"

اس کے لیے بھی آپ کو 30 دنوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد (k) کہتا ہے:

"(k) he has been in the service of Pakistan or of any statutory body or any body which is owned or controlled by the Government or in which the Government has controlling share or interest, unless a period of two years has elapsed since he ceased to be in such service;"

اس کے لیے بھی آپ کو 30 دنوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد پھر Hindu undivided family کا ذکر ہے۔ جناب! میں صرف ایک منٹ مزید لوں گا۔

Mr. Chairman: Mian *sahib*, this could be debated when there is an amendment sought by anybody in the Representation of the People Act. You have yourself said that there is a law for it and that is holding the field. Until and unless that law is changed, anything which is out of the statute, that does not hold the field. You have rightly pointed out.

**سینیٹر میاں رضا ربانی:** جناب چیئرمین! اس موقع پر میرا point out کرنے کا مقصد صرف یہ تھا اور وہ بھی House of the Federation میں کہ جو لوگ یہ گھناؤنا کھیل کھیلنا چاہ رہے ہیں کہ الیکشن کا التوا ہو، ایک so–called care–taker government معرضِ وجود میں آئے، جو دو، اڑھائی یا تین سال تک بیٹھی رہے، ٹیکنوکریٹ حکومت ہو، ان کے مختلف so–called

constitutionalism کے دائرے یا flag کے نیچے، جو ان کی unconstitutional demands ہیں، ایک تو ان کو point out کرنا اور دوسری بات یہ ہے کہ from the House of the Federation وفاق کے اس گھر سے، اس message کو loud and clear دینا کہ اگر کسی نے یہ کوشش کی کہ انتخابات کا التوا ہو اور کوئی so-called care-taker government معرضِ وجود میں آئے تو وہ وفاق کے ساتھ کھیل رہا ہوگا and certainly, the Senate will not allow that to happen. شکریہ جنابِ چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کامران مائیکل صاحب۔

سینیٹر کامران مائیکل: شکریہ جنابِ چیئرمین کہ آپ نے مجھے نکتۂ اعتراض پر اپنا موقف بیان کرنے کا موقع دیا۔ ابھی سینیٹر رضا ربانی صاحب نے لانگ مارچ کے حوالے سے بات چھیڑی، میں سمجھتا ہوں کہ جہاں لانگ مارچ پر بڑی گرما گرم بحث ہوتی رہی، وہیں ہمارے وزیرِ موصوف رحمٰن ملک صاحب نے پریس کانفرنس بھی کی، میں اس چیز پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے اپنی پریس کانفرنس میں جب مولانا صاحب کا ذکرِ خیر کیا تو اس میں ان کے ساتھ ہمارے مذہبی پیشوا پوپ صاحب کا نام بہت مضحکہ خیز انداز میں جوڑا گیا۔ پوپ جو پوری دنیا کے مسیحی لوگوں کے ایک مذہبی پیشوا ہیں، جن کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ پوری دنیا کے لیے امن اور interfaith harmony کے علمبردار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف مسیحی بلکہ دنیا کی تمام اقوام انہیں عقیدت و احترام کی نظروں سے دیکھتی ہیں۔ ایک شخص کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ مسخرہ ہے، یہ شعبدہ باز ہے، یہ جوکر اور مداری ہے اور پھر اسے پوپ کے ساتھ جوڑ دینا یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ہم نے اس پر پہلے بھی احتجاج record کروایا تھا اور آج بھی اس ایوان کے توسط سے میں رحمٰن ملک کی اس بے حسی اور ان کے اس رویے پر احتجاج record کرواتا ہوں کہ وہ تمام مسیحیوں سے اس forum پر آکر معافی مانگیں۔ میں اپنا احتجاج record کرواتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

(اس موقع پر سینیٹر کامران مائیکل کے ساتھ اپوزیشن کے دوسرے اراکین بھی
ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: جی صالح شاہ صاحب۔

**سینیٹر محمد صالح شاہ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! یہ بات ایوان کے علم میں ہے کہ تقریباً سات آٹھ سالوں سے ہمارے قبائلی علاقے ڈرون حملوں سے لے کر گن شپ ہیلی کاپٹر اور توپوں کی زد میں آئے ہوئے ہیں۔ آئے دن ہمارے بے گناہ قبائلی عوام شہید کر دیے جاتے ہیں اور تاحال ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے، نہ وفاقی حکومت میں اور نہ ہی صوبائی حکومت میں، صوبائی حکومت کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جناب والا! پانچ دن پہلے باڑہ کے علاقے میں جو واقعہ پیش آیا جس میں اٹھارہ بے گناہ قبائلی جن میں بچے بھی شامل تھے، شہید ہو گئے تھے۔ ان لوگوں کے پاس ثبوت موجود ہیں کہ ہمارے گھروں کے اندر security والے لوگ آئے اور ہمارے بچوں، بھائیوں اور ہماری بہنوں کو شہید کر دیا گیا۔ آج F.C والوں کا بیان آیا ہے کہ ان لوگوں کو دہشت گردوں نے شہید کیا ہے۔ جناب والا! وہاں کے لوگ اسی دن ان اٹھارہ لوگوں کی لاشوں کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر احتجاج کے لیے نکلے اور حکومت نے ان کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کیا کہ میں یہاں اس کا ذکر بھی نہیں کروں گا۔ اس سلسلے میں میری بھی گزارش ہے اور جیسے سید ظفر علی شاہ صاحب نے کہا کہ امریکہ کی طرف سے ڈرون حملوں کے بارے میں آج جو بیان آیا ہے، یہ ڈرون حملے صرف ہمارے قبائلی عوام کے لیے ہیں۔ اس ایوان کے record پر یہ چیز بارہا ثابت ہو چکی ہے کہ اس میں دہشت گردوں کے علاوہ ہمیشہ بے گناہ لوگ شہید کیے گئے ہیں۔ انہوں نے ڈرون حملوں کی جو پالیسی بنائی ہے، چند دنوں کے بعد وہ صدر اوبامہ سے اس کی منظوری بھی لیں گے۔ اس لیے ہمارے ایوان کا یہ فرض بنتا ہے کہ دفترِ خارجہ کے ذریعے امریکہ کو اپنا پیغام پہنچائے۔ ابھی پانچ دن پہلے پیش آنے والے واقعے پر حکومت اور خاص طور پر گورنر صاحب نے کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی، ہمارے لوگ شہید کیے گئے اور احتجاج کرنے والوں کو بہت تکلیف دی گئی اور ان کی تکالیف کا کوئی خاطر خواہ مداوا بھی نہیں کیا گیا۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب چیئرمین! اس مسئلے پر فاٹا کے تمام سینیٹرز احتجاجاً واک آؤٹ کریں گے، جب تک ہمارے ان احتجاج کرنے والے قبائلیوں کے دکھوں کا مداوا نہیں ہو گا اس وقت تک ہم اس پر احتجاج کرتے رہیں گے۔

(اس موقع پر فاٹا کے سینیٹرز ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

**جناب چیئرمین:** جی مشاہد حسین سید صاحب۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا point of order is about this issue which has been raised by Syed Zafar Ali Shah and Raja Sahib, just very briefly in the outset کہ یہ بڑی serious بات ہے جو through a leak in the "Washington Post" جو ان کی establishment کا ایک بڑا اخبار ہے، اس نے لکھا ہے کہ CIA کو اجازت دی جا رہی ہے کہ وہ پاکستان پر ڈرون حملے جاری رکھے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے لیے یہ ایک message بھی ہے، ایک warning بھی ہے اور یہ unacceptable ہے۔ ایک طرف امریکہ پاکستان سے مدد مانگ رہا ہے جو پاکستان فراہم بھی کر رہا ہے کہ افغان طالبان سے گفتگو کی جائے اور پھر انہیں پرامن طریقے سے رخصت کیا جائے۔ Mr. Chairman, you should know and the House should also know کہ جب 2013 سے یہ انخلاء شروع ہو گا تو ہر سات منٹ کے بعد ایک کنٹینر جائے گا، after every seven minutes, 24 hours a day, 30 days a month and in which 60% containers will go via Pakistan. Secondly, there are 750000 pieces of military and electronic equipments of USA in Afghanistan, جن کی worth US$ 36 billion بنتی ہے، انہوں نے بھی جانا ہے اور کچھ چیزوں نے وہاں رہنا بھی ہے۔ یہ اتنا بڑا کام، اتنی بڑی logistical exercise Pakistan کی مدد، تائید اور تعاون کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس لیے ایک طرف ہم ان سے پورا تعاون کر رہے ہیں اور دوسری طرف وہ ہماری سرزمین پر ہماری sovereignty کی violation کر رہے ہیں، ہمارے نہتے civilians کو شہید کر رہے ہیں، especially in the FATA region. This is totally unacceptable. میرے خیال میں we should also link this issue of drones, it is Pakistan's sovereignty issue with the Afghan peace process کہ اگر آپ ہمارا تعاون مانگتے ہیں تو پھر آپ ہماری سالمیت پر حملہ نہیں کریں گے اور ڈرون حملے بند ہونے چاہییں۔ ظفر علی شاہ صاحب اور راجہ صاحب نے بالکل صحیح کہا کہ امریکی خود کہہ رہے ہیں کہ یہ زیادتی ہے، یہ counter productive ہے، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات میں یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ پرسوں Indian Home Minister Sushil Kumar Shinde کی جو statement آئی ہے۔ انہوں نے ruling party

میں سونیا گاندھی کی موجودگی Central Executive Committee کی All India Congress میں، ڈاکٹر منموہن سنگھ کی موجودگی میں اور راہول گاندھی کی موجودگی میں یہ کہا کہ انڈیا میں سب سے بڑا training camp BJP and Rashtriya Swayamsevak Sangh (RSS) کا militant arm run کرتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا and this is very important کہ دہشت گردی کے جو واقعات سمجھوتہ ایکسپریس پر ہوئے تھے، جس پر انہوں نے پاکستان پر الزام لگایا، ہندوستان کے مسلمان بھی شہید ہوئے اور مہاراشٹرا کے گاؤں مالامیں واقعہ پیش آیا۔ اس کے علاوہ مکہ مسجد، حیدرآباد، ہندوستان کا واقعہ پیش آیا۔ اس حوالے سے انہوں نے کہا کہ یہ ان کا 'saffron terrorism' ہے بلکہ انہوں نے مذہب کے حوالے سے 'Hindu terrorism' کے جو الفاظ استعمال کیے وہ ہم استعمال نہیں کرنا چاہتے، ان کا جو 'saffron symbol' ہے۔ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ Government of Pakistan should take notice of this thing اور Indian Home Minister کی statement should be circulated among the members of UN یہ Security Council. جناب چیئرمین! اس مہینے Pakistan is President of the UN Security Council, وہ officially بتائیں کہ ہمارے ہاں وہ لشکرِ طیبہ یا کسی اور کے پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ دہشت گرد پاکستان میں ہیں لیکن ان کے اپنے Home Minister جن کی میرے خیال میں کافی credibility ہے، I can't say about Mr. Rehman Malik لیکن at least ان کے Home Minister کی کافی credibility ہے۔ ہم ان کی بات کو کافی seriously لیتے ہیں۔

So that way his statement should be circulated among the members of the UN Security Council and Pakistan should take it up very clearly that Indian issue of extremism and terrorism is home created and it has nothing to do with Pakistan. Thank you.

**Mr. Chairman:** Col. Mashhadi *Sahib*, you are on a point of order?

**Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** Yes Mr. Chairman, I would like to move a resolution.

جناب چیئرمین: مشہدی صاحب! گزارش یہ ہے کہ

you are moving a resolution and for that seven days notice is required. How can you move instantly? Col. *Sahib*, you are the legislator, you have framed the rules and we must follow these rules.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, kindly read Rule 133.

Mr. Chairman: I do understand but the resolution is not with me, I have not gone through that, I have to examine it. Col. *Sahib*, please give this resolution, we can look into it tomorrow.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Then I will go on a point of order.

Mr. Chairman: What is your point of order?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, my point of order when I will speak….

Mr. Chairman: Obviously *stricto sensu* if you take the point of order, it must relate to the proceedings of the House.

کرنل صاحب! اگر آپ resolution move کرنا چاہتے ہیں، please give it to the Secretariat, certainly we will take it up.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, what have other people been speaking on, they have all been speaking on point of order.

جناب چیئرمین: نہیں نہیں، آپ resolution move نہ کریں، آپ point of order پر بات کرلیں۔ آپ resolution کے لیے proper procedure adopt کریں۔ آپ point of order پر بات کرلیں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, my resolution stands and it has been submitted to the Secretariat.

**Mr. Chairman:** Let me examine it, you can't move it right now. Col. *Sahib*, I will not allow you.

**Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** Sir, it has to be taken in due course at least,

آپ اسے reject تو نہیں کرسکتے۔

**Mr. Chairman:** Col. *Sahib*, that will be taken over there, don't thrust things on me. You are a very senior parliamentarian, آپ نے rules بنائے ہیں، instantly آپ اٹھ کر move resolution کر دیں۔ آپ point of order پر بات کرلیں۔

**سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی:** جناب چیئرمین! میں point of order پر آرہا ہوں۔ میری resolution in due course جب بھی آپ accept کریں گے، I will move that, it has already been submitted to the Secretariat. جناب والا! میرا point of order یہ ہے۔

جناب! میرا Point of Order یہ ہے کہ one of our MPAs in the Sindh Provincial Assembly Syed Manzar Imam جو نہایت شریف ، بہت ہی اچھے، عوام پسند تھے اور پورے محلے کے لوگ، پورے علاقے کے لوگ ، پورے کراچی کے لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں کہ انہوں نے کبھی کسی کو harm نہیں کیا، کسی کو کچھ نہیں کہا۔ وہ خدمت گار تھے، خدمت عبادت سمجھ کر کرتے تھے ان کو بےحد barbaric and heinous طریقے سے اور بےدردی سے قتل کیا گیا۔ جن درندوں نے یہ قتل کیا وہ کھلے عام گھوم رہے ہیں، کراچی as usual پولیس نے ایک دھیلے کا کام نہیں کیا اور نہ کوئی پیش رفت کی ہے، نہ انہوں نے کسی کو پکڑا ہے اور نہ ہی میرے خیال میں وہ کوئی کوشش کر رہے ہیں۔ ادھر رینجرز بھی ہیں، ادھر intelligence agencies بھی ہیں۔ یہ سب کو پتا ہے کیونکہ ان کو threats مل رہی تھیں اور انہوں نے لوگوں کو nominate کیا تھا۔ انہوں نے banned organizations کو nominate کیا تھا مگر ابھی تک کوئی action نہیں لیا گیا، کسی قسم کی کوئی investigation نہیں کی گئی۔

میں ان کے لیے دعا گو تو ہوں، دعا بھی کروں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جگہ دے اور ان کی شہادت قبول کرے جو انشاء اللہ اچھی طرح کی جائے گی مگر ان کا loss اتنا زیادہ ہے کہ وہ بلور صاحب کے بعد آتا ہے اورحیدر رضا صاحب کے بعدآتا ہے۔ Legislators کو مارا جارہاہے، پاکستان میں legislatorsاور پاکستان کے قانون دانوں کو مارا جارہا ہے، عوام کے نمائندوں کو مارا جا رہا ہے۔ جب عوام کے نمائندوں کو مارا جاتا ہے اور کوئی قاتل پکڑا نہیں جاتا تو باقی پاکستانی عوام کی کیا حالت ہو گی۔

میں آپ کے اور اس ہاؤس کے توسط سے سندھ پولیس اور سندھ میں جتنی بھی intelligence agencies ہیں ان کو اور وہاں کے Rangers سے درخواست کرتا ہوں اور احتجاج بھی کرتا ہوں کہ خدا کے لیے کسی کو تو پکڑو۔ اگر یہاں کے legislators safe نہیں ہیں تو پاکستان میں اور کون safe ہے۔ میں نے یہی کہنا تھا۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی اسلام الدین شیخ صاحب۔

سینیٹر اسلام الدین شیخ: شکریہ چیئرمین صاحب، ہمارے اقلیتی ممبر کامران صاحب کے مذہبی پیشوا جو واقعی پوری دنیا میں عزت سے دیکھے جاتے ہیں، ان کے بارے میں ہمارے وزیر رحمان ملک صاحب نے جو بیان دیا، جو میں نے تو نہیں سنا لیکن جو انہوں نے بیان دیا ظاہر ہے انہوں نے سنا ہے، اس پر انہوں نے واک آؤٹ کیا۔ ہم اپنی اقلیتی برادری کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور ہمیشہ انہیں اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ یہ اس assurance پر ہاؤس میں واپس آئے ہیں کہ میں رحمان ملک صاحب کو حکومت اور آپ کی طرف سے بھی کہوں گا کہ وہ اگلے اجلاس میں آکر اپنی پوزیشن کو واضح کریں۔

جناب چیئرمین: ان کے behalf پر آپ کچھ نہیں کہنا چاہتے؟

سینیٹر اسلام الدین شیخ: جی، میں نے کہا ہے کہ میں نے ان کو یقین دہانی کرائی ہے اور وہ یہاں آکر ان کی تشفی کریں گے اور کوئی نازیبا الفاظ انہوں نے اگر کہے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: میں نے کہا کہ آپ خود معذرت کرنا چاہتے ہیں، apology کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر اسلام الدین شیخ: نہیں، یہ رحمان ملک صاحب خود کریں گے۔

**Mr. Chairman:** OK, Thank you. The House stands adjourned to meet again on Tuesday, 22nd January, 2013 at 10.30. a.m.

---------

*[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 22nd January, 2013 at 10.30 A.M.]*

----------